بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

090: باب 49-اولاد ملنے پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

[آیت(الاعراف:190)،(تفسیر ابن کثیر:364/2)]

شرح لکتاب التوحید الذي هو حق الله علی العبید لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"باب قول الله تعالى ﴿فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا﴾ (الاعراف:190) "(اور جب اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح اور تندرست بچہ دیا تو انہوں نے اس احسان میں دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرادیا)۔

آج کے درس سے لے کر اس کتاب کے آخر تک یہ اس کتاب کا چوتھا حصہ ہے، آخری 1/4۔ اگر کتاب کے ہم چار حصے کریں کتاب التوحید کے تو آخری چوتھا حصہ ہے اور اس میں تقریباً آپ کو ایک آیت اور ایک حدیث، یا ایک آیت اور ایک اثر، یا ایک حدیث اور ایک اثر ہے۔ مختصر سے چھوٹے چھوٹے ابواب ہیں لیکن پیغام بڑے پیارے ہیں عظیم پیغام ہیں اُن کے لیے جو جاننا چاہتے ہیں جو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس باب میں جو مسئلہ ہے اس کا تعلق بھی ایمان کامل سے ہے توحید سے اس کا تعلق ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی پر اپنی نعمتیں نازل فرمائے تو اُس کی اُن نعمتوں کے بدلے میں مسلمان کو کیا کرنا چاہیے، یہ لازمی بات ہے کہ اچھائی کا بدلہ اچھا ہونا چاہیے ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ (الرحمٰن:60)۔

دیکھیں عام معاملات زندگی میں جب کوئی شخص ہمارے اوپر کوئی احسان کرتا ہے تو ہمارا دل بھی کرتا ہے کہ ہم احسان کا بدلہ احسان، اچھے طریقے سے چکائیں۔ تو اللہ تعالیٰ، ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کا حق سب سے بڑھ کر ہے، پوری کائنات میں سب سے بڑا حق ہے خالق اور مالک جل شانہ سبحانہ وتعالیٰ کا۔ تو اس باب میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کرنے کی کوشش کی ہے، یہ سبق یہ پیغام دینے کی کوشش کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمت کسی مسلمان پر آئے تو اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے اور سب سے بڑی بد بختی جو ہے اور سب سے بڑا گناہ جو ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے بدلے میں شرک کیا جائے۔

تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان ہو اور بدلے میں شرک ہو اور آج امت میں یہ مسئلہ عام ہو چکا ہے! إلا من رحم اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

ان مسائل میں سے اس باب میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسئلے کو ذکر کیا ہے بس، انعامات تو بہت ہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات بہت زیادہ ہیں ہم گن نہیں سکتے لیکن ایک انعام اور احسان ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست اولاد عطا فرماتا ہے۔ دیکھیں ہمارے ذمے جو کام ہے وہ ہے شادی کرنا، بچے کی تڑپ ہر انسان کو ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمے کام لگایا ہے شادی کرو بچہ ملے گا تو شادی بچے کا ایک سبب ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ اولاد دے یا وہ چاہتا ہے کہ وہ باپ بنے اور وہ شادی نہ کرے کبھی باپ بن سکتا ہے؟ کبھی نہیں بن سکتا۔

یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے کریم ہے رحیم ہے، اللہ تعالیٰ رزق عطا فرمانے والا ہے بے حساب دیتا ہے اپنے بندوں کو تو میں شادی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ مجھے اولاد دے گا ہو سکتا ہے کبھی؟ نہیں۔ یہ توکل نہیں ہے توکل اسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اسباب شرعیہ کو اختیار کرنے سے۔ اسباب شرعیہ وہ شرعی وجوہات جو جائز ہیں جن کا ثبوت قرآن اور صحیح حدیث میں ملتا ہے جب ہم وہ راستہ اپناتے ہیں تب آپ پھر اللہ تعالیٰ کے بھروسے کا حق ادا کرتے ہیں توکل کا حق ادا کرتے ہیں۔

جو اولاد ہمیں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے ان کی تندرستی میں ہمارا کوئی کمال ہے کہ جب پیدا ہو تو بالکل تندرست ہو اُن میں کوئی مرض نہ ہو اُن کی شکل و صورت اچھی ہو وہ زیادہ خوبصورت ہو، اُن کو پیدائشی کوئی تکلیف نہ ہو کوئی پیدائشی نقص نہ ہو؟

پیدائشی نقص کہ بعض بچے اندھے پیدا ہوتے ہیں، بعض بچے لولے پیدا ہوتے ہیں لنگڑے پیدا ہوتے ہیں، بعض بچے کے چہرے پر کوئی زخم ہوتا ہے کوئی کٹا ہوتا ہے، بعض بچے کا یعنی پاخانے کا راستہ نہیں ہوتا، بعض بچے جو ہیں مخنث ہوتے ہیں (نہ مرد اور نہ عورت نہ مذکر نہ مؤنث) تو مختلف یہ ایسی بیماریاں ہیں یا ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان کا کوئی زور نہیں ہے، اور بعض بچے مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سارے کا سارے احسان اللہ تعالیٰ کا ہے اولاد بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے تندرستی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے تو جب تندرست اولاد اللہ تعالیٰ کسی کو دے تو اس کا بدلہ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر تو ہونا چاہیے اور یہی حق ہے، شرک آپ کبھی تصور نہیں کر سکتے اور اِن میں سے جو سب سے بڑی غلطی بعض لوگ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بچہ تو تندرست تو پیدا کر دیا دے دیا لیکن اُس بچے کے نام میں غلطی کر دیتے ہیں۔

تو اس آج کے باب میں ہم اس نام کے متعلق بات کرتے ہیں کہ بچوں کے نام جو ہیں وہ عام بات نہیں ہیں۔ شریعت نے ان ناموں کی بھی قدر بیان کی ہے کہ ناموں کی بھی قدر ہوتی ہے قیمت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں بعض اوقات ان ناموں میں بھی

شرک ہو جاتا ہے اور نام رکھنے والا جو ہے وہ شرک کی اس دلدل میں غرق ہو چکا ہوتا ہے اسے پتہ بھی نہیں ہوتا اس لیے ناموں کا اعتبار بھی ضروری ہے۔

ہماری امت میں ناموں کے اعتبار سے دو قسم کے گروہ بڑی کھلی غلطی کر رہے ہیں، کھلی غلطی کر رہے ہیں! اُن میں سے رافضی اور صوفی جو ہیں۔

رافضیوں میں سے آپ جانتے ہیں کہ ان کے نام ہیں ''غلام حسین، یا عبد الحسین، عبد علی، عبد الحسن'' یہ تعبید جو ہے غلامی جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کسی مخلوق کا حق نہیں ہے۔

جو صوفی نام رکھتے ہیں جیسا کہ ''غلام مصطفی، غلام رسول، نبی بخش، غوث بخش، یا غلام علی'' یہ جو جتنے بھی نام ہیں اِن ناموں میں شرک ہے یہ شرعاً جائز نہیں ہیں۔

تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے باب اس لیے باندھا ہے اور اس کی دلیل میں یہ آیت بیان کی ہے شیخ صاحب نے، ایک آیت ہے اس کی دلیل ہے کہ نام جو ہیں وہ صحیح ہونے چاہیے ناموں میں شرک بھی ہوتا ہے جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا﴾ (اور جب اللہ تعالیٰ نے انہیں تندرست اولاد عطا فرمائی تو اس احسان کے بدلے میں انہوں نے دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا) ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں)۔

اِس آیت کریمہ کے شان نزول میں ایک قصہ ہے جو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آگے اَثر میں بیان کیا ہے میں اَثر اور آیت دونوں بیان کرتا ہوں اور پھر ان کے فوائد بیان کرتا ہوں۔

''وعن ابن عباس في الآية'' حدیث نہیں ایک اَثر ہے میں معذرت کے ساتھ حدیث نہیں اَثر ہے اَثر یعنی صحابی کا قول ہے (سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں اس آیت کریمہ کے متعلق))۔ اصل میں آیت سن لیں آپ آیت جو ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (الاعراف:189-190) (اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا ہے) ﴿وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ (اور اسی ایک نفس میں سے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں سے ان کی زوجہ کو ان کی اہلیہ کو پیدا کیا) ﴿لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا﴾ (تاکہ اسے سکون ملے جب وہ اس کے قریب جائے) ﴿فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا﴾ (پھر جب ہمبستری ہوئی جماع ہوا) ﴿حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا﴾ (حمل ٹھہرا اور کافی ہلکا حمل تھا)۔ اور حمل کے ابتدائی ایام میں بالکل ہلکا ہوتا ہے پتہ نہیں چلتا حمل ہے یا نہیں بالکل ہلا

ہوتا ہے۔﴿فَمَرَّتْ بِهٖ﴾(اور اسی ہلکے اور خفیف حمل جو ہے وہ ہلکا حمل جو ہے اسی سے وقت کے ساتھ ساتھ گزرتا گیا حمل)﴿فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ﴾(اور جب وہ حمل بھاری ہوا یعنی پیٹ بڑھا اور معلوم ہوا کہ حمل ہے) ﴿دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا﴾(توانہوں نے اپنے ربّ سے دعا کی)﴿لَىٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا﴾(کہ اللہ تعالیٰ اگر انہیں اس وقت تندرست اولاد (صالح مطلب نیک اور صالح نہیں صالح مطلب اس آیت میں تندرست اولاد) جو جسامت کے اعتبار سے صالح ہو تندرست اولاد ہو)﴿لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ﴾(توہم ضرور شکر کرنے والوں میں سے ہوں گے) ﴿فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا﴾((شاہد یہ ہے)جب اللہ تعالیٰ نے انہیں صالح اولاد دی ہے نیک صالح اولاد دی ہے یعنی تندرست اولاد دی ہے) ﴿جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ﴾(تواس کے بدلے میں اس احسان کے بدلے میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرادیا)﴿فِیْمَآ اٰتٰىهُمَا﴾(اس چیز میں اس احسان میں یعنی اس اولاد میں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی۔اب اولاد میں کیسے شرک ہو سکتا ہے؟اولاد کا نام رکھنے میں۔﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾(اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں)۔

ابن حزم سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے پہلے امام ابن حزم رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں ”اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس نام میں غیر اللہ کی عبدیت کا اظہار ہو وہ حرام ہے مثلاً عبد عمر اور عبد الکعبہ وغیرہ البتہ عبد المطلب نام میں اختلاف ہے“۔اس کی تفصیل میں بیان کرتا ہوں۔

پھر یہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اثر ہے اِس کے بعد اس آیت کریمہ کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”لَمَّا تَغَشَّاهَاآدَمُ “(جب سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمبستری کی سیدہ حوا علیہا الصلاۃ والسلام سے)”حَمَلَتْ“(حمل ٹھہرا)”فَأَتَاهُمَا إِبْلِيسُ“(تو ابلیس اُن کی طرف آیا)۔ابلیس نے پہلے جنت سے نکالا اب جب زمین پر واپس آئے زمین پر آئے اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ تو قبول کر لی سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اور سیدہ حوا علیہا الصلاۃ والسلام کی لیکن ان کو زمین پر بھیج دیا کہ اب جنت میں آنا ہے تو عمل کر کے آنا ہے،پہلے جنت مفت میں ملی تھی ایک انعام اور احسان تھا اس کی قدر نہیں کی گئی اور ایک غلطی ہو گئی اب غلطی تو معاف ہے لیکن اب جنت عمل سے ملے گی ایسے نہیں ملے گی۔اب دنیا میں آ گئے ابلیس بھی ساتھ آ گیا دنیا میں اب اس دنیا میں سب سے پہلے جو ہے تین چیزیں تھیں،سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام،سیدہ حوا علیہا الصلاۃ والسلام اور ابلیس یہ تین تھے۔

توجب حمل ٹھہرا پہلی مرتبہ ابلیس آیا اور ابلیس نے کہا تم جانتے ہو میں کون ہوں؟”إِنِّي صَاحِبُكُمَا الَّذِي أَخْرَجْتُكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ“(میں تمہارا وہ دوست ہوں (دوست کہہ رہا ہے ”صَاحِبُكُمَا“)میں وہ شخص ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکالا،ابلیس)”لَتُطِيعُنِّي“(یا

توتم میری فرمانبرداری کروجو میں کہہ رہاہوں)''أَوْ لَأَجْعَلَنَّ لَهُ قَرْنَيْ أَيِّلٍ''(یامیں اس بچے کو جو تمہارے پیٹ میں ہے اس کے دو سینگ بنادوں گا میں دو سینگ نکل جائیں گے تمہارے پیٹ کو پھاڑ دیں گے)۔اب ڈرا رہا ہے دھمکا رہا ہے!''فَيَخْرُجُ مِنْ بَطْنِكِ فَيَشُقُّهُ''(تو تمہارا پیٹ پھاڑ کر یہ بچہ دو سینگوں کے ساتھ نکل آئے گا)''وَلَأَفْعَلَنَّ وَلَأَفْعَلَنَّ''(میں یہ بھی کروں گا وہ بھی کروں گا (دھمکا رہا ہے))''سَمِّيَاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ''(اس کا نام عبد الحارث رکھنا بچے کا جب وہ پیدا ہو(ابھی سے سوچ لیں کہ اس کا نام عبد الحارث رکھ لیں ورنہ میں ایسا کروں گا))۔اور حارث شیطان کا دوسرا نام ہے عبد الحارث یعنی شیطان کا بندہ، نام میں شرک۔

''فَأَبَيَا''(تو دونوں نے انکار کیا ہم ہر گز ایسا نہیں کریں گے)''فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا''(تو بچہ (اللہ کا امتحان دیکھیں) مردہ پیدا ہوا، دوسری مرتبہ بچہ مردہ پیدا ہوا، یہی شیطان بار بار آرہا ہے بار بار کہہ رہا ہے اور وہ شیطان کی بات نہیں مان رہے بچہ مردہ پیدا ہو رہا ہے''ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتَاهُمَا فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ؛ فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا''دوسری مرتبہ بھی))''ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتَاهُمَا فَذَكَرَ لَهُمَا''(اب بار بار ایسا ہونے کے بعد ایک مرتبہ ان کو بچے کی محبت نے کمزور کر دیا)۔

بھائی اولاد بڑی نعمت ہے آج یہ بچے سن لیں کہ والدین اُن کے لیے کیا کچھ نہیں کرتے، اولاد کی محبت عجیب سی محبت ہے اور یہ محبت بھی اللہ تعالیٰ ہی ڈالتا ہے دل میں یاد رکھیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ان کو بچے کی محبت نے کمزور کر دیا''فَسَمَّيَاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ''(اس کا نام عبد الحارث رکھ ہی دیا آخر)۔جب نام عبد الحارث رکھا ہے تو بچہ تندرست پیدا ہوا۔''فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ جَلَالُهُ''(یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے)﴿جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا﴾۔

اب اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے بچہ تندرست ہی دینا تھا دیکھیں اگر صبر کر لیتے تو بچہ تندرست پیدا ہوا نام عبد الحارث رکھ لیا تا کہ ابھی فوراً مر نہ جائے اور بچے نے مرنا نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اسے تندرست اولاد دی تو اس کا نام جو ہے نام میں اس طریقے سے شرک کا ارتکاب کیا۔اسے ابن أبي حاتم نے روایت کیا۔

اچھا یہ جو أثر ہے یہ أثر ضعیف ہے تو اس لیے یہ أثر قابل اعتبار نہیں ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے اور الحافظ ابن کثیر نے بھی اس کو اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے لیکن یہ فرمایا ہے کہ ضعیف ہے ضعف اس کا بیان کیا لیکن اس کے شواہد ہیں جیسا کہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بیان کیا ہے۔

''وله بسند صحيح''(اور ابن أبي حاتم دوسری روایت ہے جو أثر ہے صحیح سند کے ساتھ وہ)''عن قتادة''(امام قتادۃ سے ہے)''قال: شركاء في طاعته، ولم يكن في عبادته''(یہ ایسا شرک ہے جو طاعت میں تو تھا لیکن عبادت میں نہ تھا)۔

یعنی صرف ایک بات مانی ہے لیکن عبادت میں کبھی بھی شرک نہ ہوا، اللہ تعالیٰ کے عظیم نبی ہیں انہوں نے کبھی شرک کا ارتکاب نہیں کیا لیکن یہ فرمانبرداری بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں تھی کہ ایسا نام رکھنا بچے کا عبدالحارث رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

اور دوسری سند ابن أبي حاتم میں یہ روایت موجود ہے جو صحیح سند ہے وہ امام مجاہد رحمہ اللہ سے ہے "في قوله تعالى ﴿لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا﴾(الاعراف:189)" اس آیت کے متعلق "قال: أشفقا أن لا يكون إنسانا" (تو وہ ڈر گئے کہ اب انسان پیدا نہ ہو سینگوں والا بچہ پیدا ہو)"وذكر معناه عن الحسن، وسعيد، وغيرهما" (اسی معنی کا امام حسن البصری سے اور سعید بن المسیب رحمہا اللہ سے بھی ایسا معنی موجود ہے)۔

تو ان آثار کو ملا کر پتہ چلتا ہے کہ قصہ تو صحیح ہے اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جو قصہ ہے یہ سیدنا آدم اور سیدہ حوا علیہم الصلاۃ والسلام کے متعلق ہی ہے یہ قول راجح ہے کیونکہ یہ شواہد سارے اس کو تقویت دیتے ہیں لیکن علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جو قصہ ہے یہ سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق نہیں ہے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد کے متعلق ضرور ہے (قصہ صحیح ہے لیکن سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق نہیں ہے اُن کی اولاد میں سے کسی اولاد کے متعلق ہے)۔ بہر حال قصہ اِن کے متعلق ہے یا اُن کے متعلق ہے قصہ یہ ہے کہ جب تندرست اولاد پیدا ہوئی تو اس کا نام بدل کر شرک کا ارتکاب کر لیا یہ شرعاً جائز نہیں ہے اور آج ہمارے معاشرے میں اگر آپ ذرا غور کریں کہ بعض لوگوں کے بڑے عجیب وغریب نام ہیں! ایک شخص کا نام کھوتا ہے (مذاق نہیں ہے میں صحیح کہہ رہا ہوں واللہ، کھوتا)۔ میں نے پوچھا یہ نام کیوں رکھا ہے کھوتا نام کیوں رکھا ہے؟! یعنی گدھا (کھوتا، گدھا ایک چیز ہوتی ہے)۔ کہتے ہیں بچہ ٹھہرتا نہیں تھا جب بھی پیدا ہوتا مردہ پیدا ہوتا کسی بزرگ کے پاس گئے انہوں نے کہا اِس کا نام کھوتا رکھنا، جب یہ نام رکھا بچہ بچ گیا!

آپ غور کریں جتنے بھی بگڑے ہوئے نام ہیں اُن کی ہسٹری یہی ہوتی ہے کہ بچہ ٹھہرتا نہیں ہے نام تبدیل کیا تو بچہ ٹھہر گیا! میرے بھائی یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے جیسے رزق کی تنگی آزمائش ہے، اولاد کی کمی بھی آزمائش ہے تو رزق کی تنگی کے لیے حرام کھائیں گے آپ کیا؟! جیسے رزق کی تنگی کے لیے حرام نہیں کھاتے تو اولاد کی کمی کے لیے بھی حرام راستہ نہ اپنائیں راستہ ایک ہی ہے جو حلال راستہ ہے۔

یہاں پر ایک قاعدہ سمجھ لیں مصطلح الحدیث میں کہ جب حسن کا لفظ ہو "وذكر معناه عن الحسن، وسعيد" اگر صرف حسن ہوا کیلا تو حسن البصری رحمہ اللہ ہیں اور جب سعید ہوا کیلا تو سعید بن المسیب رحمہ اللہ ہیں۔

یہ قاعدہ ہے کہ بعض لوگ مشہور ہو جاتے ہیں اپنے طبقے میں اور بعض محدثین صرف نام لے لیتے ہیں پورا نام نہیں لیتے سننے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ کون ہیں، اختصار کے لیے۔ حسن نہیں فرمایا حسن کون ہیں یہ، بہت سارے حسن ہیں اُن میں سے حسن البصری مقصد ہے مقصود ہے یہاں۔ اور سعید کون سعید بن جبیر ہیں، سعید بن المسیب ہیں؟ تو سعید بن المسیب رحمہ اللہ بھی معروف اور مشہور ہیں اور یہاں پر سعید کا مطلب سعید بن المسیب ہیں جو مشہور و معروف تابعی ہیں، یہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد بھی ہیں سعید بن المسیب رحمہ اللہ۔

اس آیت میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ عورتوں پر مردوں کی تفضیل کا ثبوت کہ مرد عورت سے زیادہ افضل ہے خلق کے اعتبار سے۔

دلیل کیا ہے اس آیت میں کہاں سے ملا ہے؟ واضح بات ہے کہ پہلے تخلیق مرد کی ہوئی یا عورت کی ہوئی؟ مرد کی ہوئی پھر عورت کو اس مرد سے بنایا گیا۔ تو افضل کیا ہوا؟ مردوں کی افضلیت ہے اگرچہ دوسرے شواہد بھی، دلائل موجود ہیں ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾(البقرة:228)(مردوں کا درجہ ہے عورتوں پر)۔

2۔ شادی کی فضیلت کا بیان۔ جو لوگ شادی نہیں کرنا چاہتے وہ سن لیں کہ شادی کی فضیلت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

3۔ ادب میں سے ایک یہ بھی انداز ہے (انداز بیان کہ ادب میں سے ایک یہ بھی انداز ہے) کہ جو باتیں شرمناک ہوں اُن باتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا جاتا۔ اب جہاں پر ذکر آیا جماع کا ہمبستری کا وہاں پر جماع کا لفظ قرآن میں نہیں آیا۔ کیا لفظ آیا ہے؟ ﴿فَلَمَّا تَغَشّٰهَا﴾ غشیٰ کہتے ہیں چادر جب انسان اوڑھ لیتا ہے۔

چادر، "غشیٰ" کوئی پردہ، تو بات پردے کی ہوئی ہے جو کام پردے کے پیچھے ہو، سبحان اللہ تو ادب دیکھیں الفاظوں کا ادب بھی دیکھیں۔

4۔ ماں کی فضیلت کا بیان اور کتنی ماں کو تکلیف ہوتی ہے جب اس کا حمل ٹھہر جاتا ہے، ﴿فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ﴾ جب وہ بھاری ہوئی۔

چار کلو کا پتھر آپ اپنے پیٹ پر نہیں پیٹ پر مشکل ہے کمر پر باندھ لیں ذرا۔

جو بچے نافرمانی کرتے ہیں اپنے والدین کی یہ ذرا ٹیسٹ کر لیں اپنے اوپر تجربہ کر لیں کہ چار کلو کا پتھر لیں اور اسے کمر پر یہاں باندھ لیں اور صرف نو مہینے نہیں، نو دن نہیں نو گھنٹے بھی نہیں، نو منٹ چلتے پھرتے رہیں، سونے کی کوشش بھی کریں جاگنے کی کوشش بھی کریں کر سکتے ہیں وہ آسانی سے؟! اور پھر اسے پیٹ کے اوپر یہاں پر آگے باندھ کر دیکھیں کتنا مشکل ہے!

بوجھ کہاں پر اٹھایا جاتا ہے پیٹ پر اٹھایا جاتا ہے کمر پر اٹھایا جاتا ہے؟ بوجھ کمر پر اٹھایا جاتا ہے یہ واحد بوجھ ہے جو پیٹ پر اٹھایا جاتا ہے اولاد کا بوجھ اور یہ اولاد ہوتی ہے جو بعد میں نافرمانیاں کرتی ہے، إلامن رحم الله سبحانه و تعالیٰ۔

تو ماں کی فضیلت ہے کہ وہ اتنی تکلیفیں اور درد برداشت کرتی ہے اپنے بچوں کی دنیا میں آنے سے پہلے کہ جوں ہی حمل ٹھہرا الٹی شروع ہو گئی حالت بگڑ گئی بے چاری کی اور وہ چاہتی ہے کہ بچہ ہو الٹیاں لگ جائیں خیر ہے، خون کی کمی ہو خیر ہے یہ بھی منظور ہے کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے اولاد کی نعمت سے اللہ تعالیٰ ضرور نوازے۔ قدم قدم پر پریشانی کو برداشت کرتی رہتی ہے اسی اولاد کے لیے اور اولاد کیا کرتی ہے بعد میں! اور جب پیدا ہوتا ہے وہ اور تکلیف دہ ہوتا ہے سب سے مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے اور پیدائش کے بعد اس کی پرورش کے لیے جو تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں وہ ایک طرف ہے!

آج ہم چلنے پھرنے کے بات کرنے کے لائق بھی ہیں اور قابل بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے احسان کے بعد ہمارے والدین کا احسان ہے اگر وہ محنت نہ کرتے تو آج میں یہاں پر بیٹھا نہ ہوتا آپ لوگوں کے سامنے بات نہ کر رہا ہوتا، آپ لوگ یہاں پر بیٹھے نہ ہوتے اپنے رزق کی تلاش میں آج بھی ہم کام کر رہے ہوتے یا کچھ کر رہے ہوتے۔ انہوں نے خود تکلیفیں جھیلی ہیں برداشت کی ہیں تاکہ ہماری زندگی آسان ہو جائے اور آج وقت آگیا ہے آج وہ کمزور ہو چکے ہیں پریشان ہو چکے ہیں، آج وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ٹوٹ گئے ہیں، آج وقت آگیا ہے کہ ان کے احسان کا بدلہ ان سے زیادہ بہتر احسان سے کیا جائے۔

اگر ہماری ماں نے ہمیں نو مہینے پیٹ میں اٹھایا ہے اگر وقت آیا ہے تو ہم اپنی کمر پر اپنی ماں کو اٹھالیں، ضرورت اگر آبھی گئی ہے تو پیچھے نہ ہٹنا اور اگر اُن کو کوئی تکلیف ہے تو آپ کو آرام کی نیند نہیں میسر ہونی چاہیے جب تک کہ ان کی تکلیف دور نہ ہو۔

کیوں؟ کیونکہ ایک وقت تھا جب آپ کو پیٹ میں درد اور تکلیف تھی، گیس تھوڑی سی رُک گئی آپ کے پیٹ میں اور کتنا رو رہے تھے چلا رہے تھے تو آپ سے زیادہ تکلیف آپ کی ماں کو تھی! آپ درد کی وجہ سے رو رہے ہیں وہ کیوں رو رہی ہے؟! آپ کے پیٹ میں درد ہے اُن کے دل میں درد ہے اس لیے وہ رو رہی ہے، آج وقت آیا ہے کہ اس احسان کا بدلہ بہترین طریقے سے آپ چکائیں لیکن بعض بدبخت اولاد ایسی ہے جو والدین کو گھر سے نکال دیتی ہے! ماں بوڑھی ہو چکی ہے بیوہ ہو چکی ہے اُس کا کوئی ہے نہیں گھر سے نکال دیتی ہے کہ بھئی میرے بھی دو اپنے بچے ہیں جھگڑے ہوتے ہیں!

جھگڑے کس گھر میں نہیں ہوتے کہاں جائے گی آپ کی بوڑھی ماں؟! زندگی ساری بوجھ اٹھایا آپ کا، زندگی ساری سر اٹھا کر جیا ہے آپ کے لیے کم سے کم ان عظماء کو ان عظیم ہستیوں کو اگر عزت کے ساتھ جینے نہیں دیتے عزت کے ساتھ مرنے تو دیں آخر وقت میں کم سے کم ان کے منہ سے آپ کے لیے دعا تو نکلے کوئی ایسا کام کر جاؤ۔

یاد رکھیں والدین کو اُن کے اپنے مسائل نہیں توڑتے کبھی والدین کو بچوں کے مسائل توڑ دیتے ہیں! وقت نہیں ہے میں بتاؤں آپ کو میرے سامنے اتنے قصے آئے ہیں واللہ کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں! ایسے لوگ جو سر اٹھا کر چلتے تھے اُن کو اولاد نے توڑا ہے آج اور ایسے توڑا ہے کہ اب اٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں! تو ایسی اولاد کو اللہ سے ڈرنا چاہیے۔

اتنی بڑی نعمتیں ہیں جنت کے دو دروازے دیئے ہیں اس دنیا میں، چلتے پھرتے دروازے اور جو لوگ جو بچے اپنے والدین کی وجہ سے جنت میں نہیں جا سکتے وہ ہلاک اور برباد ہو گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا ہے اُن پر سیدنا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی بددعا ہے اُن پر۔ سیدنا جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام اور الصادق الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کی بددعا ہے اُن لوگوں پر جو اپنے والدین کو دنیا میں پائیں اور وہ لوگ اُن کو جنت میں نہ داخل کریں یا اُن کی وجہ سے وہ جنت میں داخل نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے والدین سے حسن سلوک کر سکیں اور احسان کا بدلہ اُن سے بہتر احسان کے عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

5۔ دعا کی مشروعیت اور اس کے نفع کے ثبوت کہ دعا مشروع ہے آپ دعا کر سکتے ہیں ہر وقت کر سکتے ہیں، دعا عبادت ہے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا وہ اللہ تعالیٰ کے شکر کے منافی ہے۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان زبان سے تو شکر کرے اور زبان سے اور اس کا عمل بھی شرک سے لت پت ہو جائے۔ ہر گز نہیں، اللہ تعالیٰ کو ایسا شکر نہ پہنچتا ہے اور نہ ہی وہ قبول ہوتا ہے جہاں پر شرک ہے اس کے ساتھ کوئی عبادت باقی نہیں رہتی۔

7۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہر نقص اور عیب سے پاک سمجھے اور یہی تسبیح کا معنی ہے۔

8۔ ناموں سے بھی شرک واقع ہوتا ہے۔

9۔ بچوں کے نام رکھتے ہوئے احتیاط واجب ہے کہ بچوں کے اچھے نام رکھے جائیں جن میں شرک اور بدعات نہ ہوں۔

10۔ انسان کی کمزوری اور محتاجی کی انتہا کہ انسان کمزور، محتاج، مسکین ہے بے چارا اُس کے ربّ کے احسان اُس پر نہ ہوں تو ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی زندہ نہیں رہ سکتا تو سراپا ضعف اور کمزوری میں ڈوبا ہوا ہے یہ انسان بے چارا!

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (090. کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio